

قومی ملکیت کا سراب

چند روز ہوئے ہم نے "الفنیل" میں لکھا تھا کہ جب سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" شائع ہوئی ہے۔ روز کے ان ایجنٹوں کے گھر میں ماتم کی صفت بچھ گئی ہے۔ جو قرآن کریم کی آیات مقدسہ سے کھینچ کر تان کر روسی اشترکیت "ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان آیات و احادیث اور اقوال و فتاویٰ کے ساتھ جو غلط استنباط کر کے مسلمانوں پر مسلّم بزم کیا جا رہا تھا۔ اس کتاب نے اس کا تمام اثر زائل کر کے رکھ دیا ہے۔ تو اب یہ لوگ اپنے آپ کو بے دست و پا دیکھ کر صریح گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جو ہمیشہ اپنا نام بدل بدل کر اور گالیاں دے دے کر اپنی سیاہ باطنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کو ہم ہمیشہ ان کے "العیاذ باللہ" سے فوراً پہچان لیتے ہیں، تو بالکل رماخی تو اڑن کھو بیٹھے ہیں۔ ان صاحب کو تو اسلام سے کوئی واسطہ ہے۔ اور نہ مسلمانوں کی بہبود سے کوئی دلچسپی۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے ملکوں میں روسی منظم سازش کے پرزے ہیں۔ اس لئے انہوں نے والوں کے اشاروں پر نت نئے پہلو بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی تو قومی ملکیت پر خامہ فرسائی کرنے لگتے ہیں۔ اور جب سمجھتے ہیں کہ تازے والے قیامت کی نظر نہ رکھتے ہیں۔ تو صاف مکر جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں۔ کہ ہم قومی ملکیت نہیں۔ بلکہ متوازن تقسیم کے حامی ہیں۔ ابھی ایک روپ میں فرما رہے ہیں کہ کیونکہ سخت بری چیز ہے۔ تو ابھی دوسرے روپ میں اس کی قصیدہ خوانی شروع کر دیتے ہیں۔ سخن طرازی کا ایک تازہ شاہکار بنا خطہ ہو۔ "یہ عجیب بات ہے کہ مسائل کی حکومت کو اختیار ہے کہ ملک کی دولت پر ملک کی معاشی اصلاح کے لئے تصرف کرے۔ مشراٹلی اور صدر رڈ میں کی حکومتوں میں معیشت کی نامموراریوں سے تعرض کر سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے مذہب پیشواؤں کے نزدیک قرآن کی حکومت الہیہ معیشت پر کسی قسم کا حق تصرف نہیں رکھتی۔ وغیرہ وغیرہ

اس کا پہلا جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علیٰ کاذبین یہ کس نے کہا کہ "حکومت الہیہ معیشت پر کسی قسم کا حق تصرف نہیں رکھتی"۔ مذہبی پیشواؤں پر یہ الزام دہی لگا سکتا ہے جس کے دماغ میں کینہ اور عناد کا ناسور رس رہا ہو۔ اسلام کا ایک اپنا معاشی نظام ہے۔ اس کو ملکیتوں میں تصرف اور تعرض کرنے کے لئے سسٹم لین۔ ایٹل اور ٹرڈین سے الہام لینے کی ضرورت نہیں۔ صرف وہی نانہم جو یورپ کی بے خدا تہذیب سے مرعوب ہوں۔ اس طرح سوچتے ہیں۔ وہی اس طرح سطحی استدلال سے قرآن اور احادیث اور اقوال کی ٹھوس حقیقتوں کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی شریعت میں ان کی آزاد خیالی کی تائید نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے زمین خدا تعالیٰ کے بندوں کے لئے ہے۔ حکومت کے چند کل پرزوں کی عیاشیوں کے لئے نہیں۔ جو عوام کے اعتبار سے کھیلنے ہیں۔ اور غریبوں کو دینے کے بہانے سے عواموں کی بیکتوں میں بونک شمشیر تصرف کرتے ہیں۔ اور غریب پیلے سے بھی زیادہ سسٹا سسٹا کر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسلام معاشی توازن رکھنے کے لئے کسی حکومت کو اللہ تعالیٰ کے تمام اختیار نہیں بخش دیتا۔ خواہ وہ حکومت عوام کی تائید ہی کیوں نہ کھلائے۔ وہ افرادی اختیار اور اجتماعی اختیار کو خالص حدود و حدود کا ہے۔ جو لوگ اس کے مقرر کردہ حدود کو توڑ کر معاشی توازن کو بازاری کی لٹ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ اسلام کی جاودانی اقدار سے بغاوت کو ہی اپنا مایہ امتیاز خیال کرتے ہیں۔ الہی حدود کے ایسے باغی قمار باز ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اب الحماہ کے زیر سایہ تو ان کا سیلاب سا آ گیا ہے۔

اسلام کی جاودانی اقدار قائم و دائم حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ بے خدا ادارہ فکر کے مدوجزور کی پابند نہیں ہیں۔ ہیکل کے توہمات کی مارکی ترمیمات کا لینتی اور سسٹا لینتی رو دو بدل بے خدا عقل کی بے جا رگی کا پردہ فاش کرنے کے لئے کافی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ جس گڑھے سے فطرت کو کس کو بھر جتا رہی نکال رہی ہے۔ مسلمان بھی اسی گڑھے میں سے ہو کر نکلیں۔ اسلام دنیا پر خدا تعالیٰ کی حکومت چاہتا ہے۔ لیکن اگر ان لوگوں کی تحقیق کے مطابق یہاں عقل کے شیطان ہی کی حکومت رہتی ہے تو بہتر ہے کہ ایک "مقتدر کل" شیطان کی بجائے بہتر ہے

شیطانوں کی حکومت رہے۔ جن کے اور کوئی محاسبہ کرنے والی طاقت تو ہو۔ انہیں ہے کہ یہ لوگ اپنے "پہلوں" کے فیصلوں سے بھی نا بلند ہیں۔ کہ "قومی ملکیت" کا ڈھونڈ بھرا آمیت کے کفر انہیں رہ سکتا۔ یعنی جب تک ایک "مقتدر کل" شیطان نہ ہو انسانی فطرت کو ابھرنے سے روکا نہیں جاسکتا۔

یہ صاحب فرماتے ہیں :-
"اگر ان جانشینان خلافت راشدہ کی توجہ ان آیات کی طرف مبذول کی جائے۔ جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ "زمین خدا کی ہے" زمین نام کے لئے وضع کی گئی ہے۔ تو وہ نہایت بے تکلفی سے فرمادیتے ہیں۔ کہ اس سے محض خدا کی ملکیت کا اعلان ہے۔ جیسے یہ کہا گیا کہ آسمان اور سیارے اور ستارے خدا کی ملکیت ہیں۔ گویا قرآن کی وہ آیات جس میں خدا کی جبروت و عظمت۔ کبریائی اور جلال کا ذکر ہے وہ عمرانی مفہوم سے عاری ہیں۔ اس کا دنیا اور دنیا داروں کی خیر و بہبود سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ صریحاً قرآن کی تحقیر ہے۔ اگر ان آیات کا کچھ بھی مفہوم ہو سکتا ہے۔ اور جس کو تسلیم کئے بغیر ان حایمان زمینداروں کو بھی کوئی چارہ نہیں کہ خدا کی زمین خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتی۔ جب عیش میں غرق چند زمیندار بغیر ذرا سی مشقت کے زمین کی ساری دولت مفہم کر جاتے ہیں۔ تو یہ یقیناً ایسا فعل ہے۔ جس میں خدا کی زمین خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال ہوتی ہے۔ اس واسطے حکومت پر فرض ہے۔ کہ اس عمل کو جبراً روکے اور اس کا مستقل افساد کرے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ زمینوں کی ملکیت قومی کر دے۔ اس صورت میں خدا کی زمین انام کی خیر نگالی کے لئے ہی استعمال ہوگی۔"

اس کو کہتے ہیں باروں گھٹنا مچھوٹے آنکھ۔ کیا ہمارا استدلال ہے۔ نہ کوئی فرما ہے اور نہ کوئی نشیب چونکہ ستاروں اور سیاروں سے ستارہ پرست شگون لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ عوام ان کو خدا بنا کر پوجتے ہیں۔ اس لئے ان کو "قومی ملکیت" بنا لینا چاہیے۔ کیونکہ قرآن کی وہ آیات حق میں خدا کی جبروت و عظمت اور جلال کا ذکر ہے عمرانی مفہوم سے مملو ہیں۔

اسی طرح چونکہ عورت کی وجہ سے بعض لوگ بدچلنی کے مرتب ہوتے ہیں۔ عورت کو بھی قومی ملکیت بنا لینا چاہیے۔ جب کہ ماؤں اور انجولہ کے مشترکہ منشور میں کہا بھی گیا ہے۔ چونکہ بعض لوگ فض بصر نہیں کرتے۔ اور خدا کی دی ہوئی آنکھوں کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے سب کی آنکھیں نکلوا کر قومی خزانہ میں جمع کر دینی چاہئیں۔ اور جب جاننے کی ضرورت پیش آئے۔ تو ہر ایک کو عارضی طور پر اپنی آنکھیں استعمال کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔ اسی طرح ہوا بھی خدا کی ملکیت ہے۔ چونکہ بعض لوگ اس میں زہریلی گیس چھوڑ کر ہوا کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہوا کو بھی خزانہ حکومت میں جمع رکھنا چاہیے۔ اور ہر ایک کو حسب ضرورت سانس لینے کے لئے تقسیم کی جایا کرے۔ حکومت کی ہونی سسٹم لینے لباس میں امتدق لے آپ ہی (نعوذ باللہ) زمین پر نازل ہو گیا ہے۔ حالانکہ اس کے خزانے سب کے لئے بچاں کھلے ہیں۔ اب تو زمیندار عیاشیاں کر کے خدا کی زمین کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سے کہ زمین کو "قومی ملکیت" بنا لیا جائے۔ اچھا۔ جب حکومت کے عال عیاشیاں کر کے خدا کی زمین کو خدا کی مخلوق کے خلاف استعمال کریں اور اگر عیاشیوں کا قلع قمع کسی اور طرح ہو ہی نہیں سکتا۔ تو ضرور ایسا ہونا ہے۔ بلکہ چونکہ حکومت کے اعمال کے پیچھے جبری طاقت بھی ہوگی۔ اس کا زیادہ احتمال ہے۔ اور پھر بتایا جائے۔ کہ اس کا علاج کیا ہو گا؟ "قومی ملکیت" کے آگے بھی کوئی چیز ہے یا نہیں؟ پھر تو شاید ایک ہی علاج ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ تمام دنیا کی زرعی زمین کو ہی اٹھالے۔ تاکہ یہ منشا ہی نہ رہے نہ وہے بائیں نہ نیچے بائیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلامی معاشی نظام کے تقاضوں سے "فرار" ڈھونڈتے ہیں۔ چونکہ مغرب کے المادی جمہوریتوں نے فقہ کو مسموم کر دیا ہوا ہے۔ جس میں دماغ غیر متوازن ہو چکے ہیں۔ اسلام کی اخلاقی اقدار تو ہوا میں نظر آتی ہیں۔ جس پر اسلامی معاشی نظام کی بنیاد ہے۔ اس لئے مذہبی پیشواؤں کو جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے ہیں گالیاں دے دے کر مار کس بے خدا خدائی کی قرآنی استعاروں میں ثنا خوانی کرنے پر مجبور ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خراج خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے عمیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلب یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں احمدی مجاہدین اسلام کی زرافروں ترقی

اسلام کی خصوصیات پر ایک لیکچر مانانہ رسالہ اسلام کی اشاعت - قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ پر نظر ثانی

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے ایچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

ایک کسان جو کھیت میں بل جلاتا اور اور زمین میں بیج بوتا ہے اسے غنٹ کا پھل پانے یا اپنی ناکامی کا علم ہونے کے لئے چند ماہ کا عرصہ درکار ہے۔ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں اس پر اپنی کوششوں کا نتیجہ فیصد کن رنگ میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ تاہم انتظار ضروری ہے اور انتظار کا یہ عرصہ غنٹ داری کے اجسامت دل میں پیدا کئے رکھتا ہے۔ اس کے برعکس روحانی میدان میں بل جلاتا اور بیج بوتا اور پھر اپنی کوششوں کے باوجود ہونے کے لئے صرف چھ ماہ کا عرصہ کافی نہیں۔ سال در سال میں بھی کام کا نتیجہ ایسے انداز میں ظاہر نہیں ہو سکتا کہ جس سے کام کی رفتار کا اندازہ لگ سکے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسان کے کام کی طرح مساعی کا نتیجہ فیصد کن رنگ میں ظاہر ہونے کے لئے تبلیغی میدان میں سلوں پر عمدہ عرصہ درکار ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک مبلغ کو تھے میدان میں کام کرنے کے لئے کس قدر بے عرصہ انتظار سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ انسان ضرور اس انتظار سے گھبرا جائے۔ اور بشری قوتی اس سخت اور صبر شکن کام میں ضرور ہتھیار ڈال دیں اگر خدا نے رحم ارحمین کی طرف سے مختلف رنگوں میں تسلی کے سماں زمیں نصیب جانیے کہ میدان تبلیغ میں کام کرنے والے اس مساعی تسلی سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل کی سطروں میں کام کا جو نقشہ پیش ہے۔ یہاں ملحد عزائم اور دعاوی سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا کہ جن پر ہمیں فخر ہے۔

سینتیسویں تبلیغی مینگ

سورہ اور اپنی ایک قصبہ باؤن میں ایک عام اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس شہر میں دوسرا جلسہ تھا۔ موضوع تقریر اسلام کی تعلیم تھا۔ خاکسار نے اسلام کی سادہ دینی خوبیوں کا ذکر کیا جن میں سلام سفر ہے نہ تباہ عقیدہ کہ دنیا کے مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ نے نہیں بھیجا۔ بلکہ دراصل

ایسی ہی پیغام ہے جو مختلف زمانوں میں لوگوں کو ملے گا۔ گھر کے گوشے گوشے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دوسرے لیکچر پر ایمان لانے کی تعلیم جو پہلے امر کی فرع ہے۔ تیسرے حفاظت قرآن کریم۔ چوتھے تعلیم قرآن کی کاملیت۔ پانچویں تعلق باللہ اور انسان کے باہمی تعلقات پر عملی ارشادات۔ چھٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال نور اور ساتویں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نزدیک صداقت اسلام پر اسلامی شہادت۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ غنٹ کے درجہ اسلام اور تلوار۔ تعداد ازدواج وغیرہ امور کی وضاحت کی گئی۔ ہمارے نواح احمدی بھائی سر امین زامیر نے عام گفتگو کے دوران میں اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں پر بہانیت اٹھائی سے روشنی ڈالی۔ حاضرین پر اس امر کا خاص اثر ہوا کہ ایک سو سے زائد نہیں اسلام کی خوبیاں بتا رہے۔

اگر تھنسیوں تبلیغی مینگ

زیورک میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اپریل کو منعقد ہوا۔ تقریر کا عنوان "اسلام میں ڈیو کرسی" تھا۔ خاکسار نے ابتدا میں بتایا کہ کس طرح اسلام نے ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں راستہ دکھایا ہے۔ تقریر میں اسلام میں حکومت کا تصور حکومت کے فرائض۔ دعا کا اے حقوق۔ خلیفہ کا مقام وغیرہ اصول و مفاد ملت سے بیان کیا گیا اور بعد میں اجلاس عام سوالات کے لئے وقف تھا۔ اس موضوع پر سوالات زیادہ نہ ہوئے ہاں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ زیر بحث آ گیا۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم دونوں تعلیموں میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک طرف ایک کمال اور عالمگیر تعلیم ہے۔ اور دوسری طرف چند اخلاقی ارشاد ہے۔ قرآن کریم نے زندگی کے ہر شعبہ حیات پر روشنی ڈالی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہر انسانی مسئلہ کو حل کر کے دکھایا ہے۔ دوسری طرف عہد نامہ میں کوئی ایک لفظ بھی فرمایا نہیں جو تباہی اور حضرت مسیح کی زندگی میں ہر شعبہ حیات

حادی یعنی۔ لیکن یہ سب کچھ خدا کی حکمت کے ماتحت ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یان کی تعلیم زیر ازام نہیں۔ زیرا ازام وہ لوگ ہیں جو یہ دعویٰ کرنے لگ جاتے ہیں کہ یہ تعلیم ہی مکمل اور عالمگیر تعلیم ہے۔ حاضرین میں پرچہ اسلام کا بھی ممبر تقسیم کیا گیا۔

پرچہ اسلام کا شیوع عسلی

ماہانہ پرچہ "اسلام" کا اٹھواں نمبر تیار کیا گیا اس پرچہ میں ایک مضمون نئے مسلمان بھائی سر امین زامیر کا ہے۔ جس میں انہوں نے یورپین مضمین کے اعتراضات کو رد کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ دوسرے مضمونوں میں بعض اہم اعتراضات کا رد ان کی تلم سے پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے سلسلہ مضمین کا تیسرا مضمون ہمارے نئے احمدی بھائی سر سعید بیٹی کی طرف سے ہے۔ میرا قابل دلچسپی ہے کہ ماہ مارچ میں اسلام قبول کرنے والے دو جوان پہلے رومن لیٹوولک تھے۔ میرا دم سعید کا ایک بھائی یاوری ہے اور دوسرا ارباب برادرم سعید نے اپنے مضمون میں تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا اظہار کیا ہے۔ اس پرچہ میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ترجمہ کی تیسری کٹیڈنگ بھی ہے۔

امن عالم پر اسلامی تعلیم کی مقبولیت

مارچ کے ہیڈ میں خاکسار نے ایک تقریر امن عالم پر اسلامی تعلیم کے موضوع پر کی تھی۔ جس میں جنگوں کی وجوہات امن کے قیام کی شرائط۔ لیگ آف نیشنز اور یورپی کونسل اور اسلامی یونائیٹڈ نیشنز میں سوئٹزرلینڈ کی اقوام متحدہ کی ایسی ہی اہمیت نے ہمارے مشن سے اس تقریر کی پچاس کا بیان طلب کیا تا وہ اپنی سب برانچوں کو سمجھو اسکیں۔ چنانچہ اس تقریر کو سائیکلو سٹائل پر چھاپ کر مطلوبہ تعداد نہیں مہیا کر دی گئی۔ خدا تعالیٰ نے ایک نتائج پیدا فرمائے۔

متفرق امور

خطبات جمعہ۔ دو واقعہ پر احمدی احباب نماز جمعہ کیلئے جمع ہوئے۔ ایک احمدی ذمہ داروں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دوسرے موقع پر نماز کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ اس میں قرآن کریم۔ احباب قرآن کریم کا سبق لینے کے لئے بھی حسب دستور جمع ہوئے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا درس جاری کیا گیا۔

قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کی آخری نظر ثانی کا کام پابہ تکمیل تک پہنچا گیا۔ اس سے متعلق بعض مضمین کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ (مس۔ سر سعید کریم ڈاکٹر اور اپریل کو جرمنی سے پاکستان جانے والے راپورک سے گذرے۔ ان کا طیارہ ایک گھنٹہ سے زائد یہاں ٹھہرا۔ خاکسار نہیں فصاحتی مستقر پر جا کر۔

لندن وستانی وزیر۔ برٹن میں خاکسار نے منبر وستانی وزیر مسٹر ڈالیائی سے ملاقات کی۔ قادیان کے تعلق بعض امور پیش کئے جا رہے۔ ایک گرجا میں ناروے کے ایک یاوری نے تقریر کی جو شمالی افریقہ میں مسلمانوں میں عیسائیت کا پورا کرتی ہے۔ صدر اجلاس نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں تبلیغ کا کام حد درجہ مشکل ہے۔ کیونکہ اسلام ایک بہت طاقتور مذہب ہے۔ اور مسلمان اپنی تبلیغی کارروائیوں سے بھی غافل نہیں۔ حتیٰ کہ آج ہی آپ لوگوں نے دعویٰ ہوگا کہ اخبار میں ہمارے اس لیکچر کے اعلان کے بعد ایک اسلامی مشن کا اعلان بھی درج تھا (یہ اعلان ہمارے تبلیغی اجلاس کا تھا جو کہ منعقد ہوا) قادیان کا نتیجہ: بطور یاد دہانی عرض ہے کہ احباب کی سہولت کے لئے سوئٹزرلینڈ مشن کا تارکا پتہ رجسٹرڈ کر لیا جوا ہے۔

یعنی اسلام آباد (پورکس) ISLAMABAD - اخبار

کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواستہاے دعا

میری عزیز ہمنیہ صفیہ پانچ نوم سے بوجہ بخار سخت تعلق و اضطراب کی حالت میں ہے۔ درد دل احباب دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اس معصوم بچی کو صحت عطا فرمائیے۔ اور اس کی خدمت کے لئے سبب اسباب جلد میسر آئیں۔ آمین تم آمین۔

طالب دعا محمد سعید منگل تن ماخ لاہور

سجیت اور غلامی کی رسم

روزگرم مارٹر محمد ابراہیم صادق خلیل مبلغ اٹلی اور لقیہ حال مقیم رپوہ

ذیل میں خاکسار انگریزی کا ایک پرانی کتاب عیسائیت میں غلامی اور مزدوری اور وہ میں ملخص پیش کرتا ہے۔

مراہم عالم میں سے آج سجیت اور اسلام کا بہت دور ہے۔ مسیحوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام نے غلام خریدنے کی بجائے اور رکھنے کی ناجائز تعلیم دی ہے۔ اور سجیت لے غلاموں کی خرید و فروخت کو دور کر کے تہذیب و تمدن کا سبق دیا ہے۔ ۱۹ ویں صدی کے وسطوں تک غلامی سوکھی ابی نسیا کے ناجائز قرار دی گئی تھی۔

اسی عمر کی لڑکی کی قیمت ۲۵ ٹنٹک ہوگی۔ اور ۲۰ سے ساٹھ سال کے لڑکے کی قیمت ۱۵/۱۵ گھم اور اس عمر کے لڑکے کی قیمت ۵/۳ گھم ہوگی لیکن ہم نے کسی مسیحی صاحب کو کسی عدالت میں ایسا مقدمہ دائر کرتے نہیں دیکھا۔

نئے عہد نامہ میں بھی غلامی دور کرنے کے متعلق کوئی قانون یا حکم نہیں ہے۔ PALMY پہلے جو مسیحوں کا عرب سے بڑا دیکھل ہے۔ وہ یہ ماننے پر مجبور کیا گیا ہے۔ کہ مسیحی صحیفوں میں کوئی نص ایسی نہیں ہے جہاں غلامی کی ممانعت پائی جاتی ہو۔

پھر پوپ سیلا ۱۸۸۵ء کے خط میں برازیل کے لیسبوں کی طرف لکھتا ہے کہ مسیحی غلامی کے خلاف کوئی لفظ بھی نہیں آتا۔ اس نے غلامی کو ایسے ہی قبول کیا ہے جیسے کہ باقی باتیں۔ غلاموں نے کبھی بھی کس سے کسی قسم کی مدد کی امید نہ رکھی۔ نئے عہد نامہ میں SLEVE سلیو کو نوکر کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی میں اس کے کوئی حقوق نہیں۔ اس میں تو کچھ بر غلام کے معنی نوکر کے لئے ہے۔ سیزلٹ پال کی تعلیم غلامی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے۔ کہ غلاموں کو اپنے مالکوں کا مطیع ہونا چاہیے جیسا کہ وہ مسیح کی غلامی سمجھتے ہیں۔

ان کو انسانیت کے ہر قانون کو ماننا چاہیے اگر مالک نیکی کی بجائے کسی برے کام کا بھی حکم دے۔ تو ان کو تاجدار کی ضرورت کرنی چاہیے۔ مسیحی تعلیم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غلام کو رکھنا کوئی جرم نہیں۔ انسان کو پیٹ یا آؤ۔ رلیجنسز جلد II ص ۲۰۷ میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے خدا کی تعلیم میں صاف طور پر غلامی کی تعلیم سے نفرت نہیں پائی جاتی۔ اور یہ کہ بائبل میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ہے جس سے کہ پتہ لگے کہ غلامی کو دور کر دیا جائے۔ یعنی بائبل میں غلامی کی تردید کرنے والے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ غلامی پرانے زمانے میں عام پائی جاتی تھی اور اس کی تردید کو دور کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

ایک قسم کی غلامی کی تجارت مسیحوں کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ ان سے ہی پیدا کی گئی اور ان سے ہی جاری رکھی گئی۔ یہ بہت ظالمانہ تھی۔ ۱۵ صدی میں کچھ افریقہ غلام بیچے گئے۔ یورپ کی رستہ میں غلامی کی تجارت سے بہت نفع حاصل کرنے لگے۔ پڑیں خصوصاً سپین۔ جمیکا۔ کوبا۔ اٹلی۔ پرستیکزوں نے سب سے پہلے غلامی کی تجارت شروع کی۔ جان ٹاکر مشہور انگریز نے غلامی کی تجارت شروع کر کے

یہ یاد رکھنی والی بات ہے کہ انسانی گوشت کی تجارت ان ملکوں میں ترقی کرتی گئی جہاں کہ سجیت بہت زور دیا پر تھی۔ تاریخ سچائی سے ثابت ہوتا ہے کہ یورپ میں غلاموں کی تجارت ایک وقت میں بہت زور دیا پر تھی۔ مسیحی بادشاہوں کی حکومت کے ماتحت عیسائی جرح نے غلامی کی رسم کو کبھی نہیں روکا۔ پرانے عہد نامہ سے غلام رکھنے کی اجازت کا صریح حکم پایا جاتا ہے۔ جبار باب ۳۵ میں۔ غلاموں کی خرید و فروخت کے متعلق ہر بات درج ہیں۔ لیکن یہودی غلام کا ذبیحہ دینے کے متعلق ذکر ہے۔ مہازوں کے نیچے ہتھیار سے اپنے بچوں کی ملکیت ہوں گے۔ لیکن یہودی غلام اپنی آزادی کا دعویٰ کر سکتا ہے اور اگر اس کا مالک اس کو کوئی بیوی کر دے اور اس سے بچے پیدا ہوں تو وہ سب اس کے مالک ہوں گے۔ اور وہ غلام خالی ہاتھ بیگا بعض دفعہ مالک اپنے غلاموں کے کان نیزوں کے ساتھ چھید لے تھے۔ اور وہ ہمیشہ ان کے غلام رہتے تھے۔

خروج باب ۲۱ اور ۲۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی غلام یا لونڈی کو لائیشیاں مارے اور وہ مار کھاتی ہو تو مر جائے۔ تو اسے سزا دی جائے۔ لیکن اگر وہ ایک یا دو دن جئے تو اسے سزا نہ دی جائے۔ اس لئے کہ وہ اس کا مال ہے۔

اس مسئلہ میں قرآن شریف کے مقابلہ میں بائبل بہت ناقص ہے۔ بائبل میں لکھا ہے کہ تمہارا جانی تمہارے غلام ہوں وغیرہ۔ اس کے مقابل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ جو کوئی لڑکے کو ماں سے جدا کر کے یا دو سرے کو دے کر جدا کرے۔ خداوند تعالیٰ قیمت کے دن اس کے دوستوں کو اس سے جدا رکھے گا۔

بائبل کے خدا نے غلام کی قیمت بھی مقرر کر دی ہے۔ جبار باب ۳۱ میں ذکر ہے کہ اگر ہم سلور شیل کی قیمت ۶ ٹنٹک لگائیں۔ تو ایک ماہ سے پہلے کے روکے کی قیمت ۲ ٹنٹک چھ پنس ہوگی اور لڑکی کی قیمت ۶ ٹنٹک اور ۵ سال سے ۴ سال تک کے لڑکے کی قیمت ۱۵۔ سو پونڈ ہوگی۔

ذبح حاصل کیا۔ لکنہ الز تجھ نے مسیح نامہ جہاز تجارت کے لئے چلایا۔ ۱۸۷۰ء سے ایک سو سال میں سپینی۔ انگریزی اور فرینچ کالونیوں میں۔ ہلاک غلاموں کی تجارت کی گئی۔ ڈسٹری آف انگلش جلد II ص ۲۵۷ ان کے ہاتھ پاؤں پر زنجیروں باندھتے تھے۔ اور جشیوں کی طرح اکٹھے رکھتے تھے۔ ہزاروں کنوئوں کی طرح مر جاتے۔ تو زنجیروں سے نکال دیتے۔ انگلستان میں غلاموں کی منڈیوں کے تین سنٹر تھے۔ برٹشل۔ لوپول اور لندن۔

ایک تو جہاز صرف لندن کی تجارت ہذا کے لئے تھا۔ برٹشل کے لئے ۶۰ اور لوپول کے لئے ۱۳۶ جہاز تھے۔ سلام یورپ کے حصہ کی تجارت غلاموں کی یہاں ہوتی تھی۔ اور بڑا نفع ہوتا تھا۔ یعنی ایک غلام کی قیمت ۱۵ سے ۲۵ پونڈ تک ہوتی۔ اور قیمت فروخت ۵۰ سے ۱۰۰ پونڈ تک ہوتی۔ اور ۶۰۰۰ پونڈ نفع ہوتا تھا۔ ایک سال کا منافع ۶۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ پونڈ تک ہوتا تھا۔ کوئی قانون نہ تھے۔ ایک جہاز میں ۳۵۱ مرد ۱۲۷ عورتیں ۹۰ لڑکے اور ۱۱ لڑکیاں کل ۶۰۹ تک بھر لیتے تھے۔ ہر تہ مرتے۔ کیونکہ ایک پر بہت تھوڑا جگہ پر رہنا ہوتا۔ یعنی جتنی رہنے کی جگہ ہوتی جو غلام نہ بچتے۔ ان کی مینا کی جاتی۔ جاؤروں کی طرح اخبارات میں اشتہارات دیئے جاتے۔ جیسے دونوں کان کٹے ہوئے۔ بھڑ کے کان اور نا دونوں کٹے ہوئے اور صورت ابھی ہے؟

دنیا نے ایسے بے انتہا ظلم نہیں دیکھے۔ جو ان دنوں افریقہ لوگوں پر غلاموں کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے کئے گئے۔ یعنی بیچاروں کے گاؤں کو آگ لگا دی جاتی۔ اور مرد و عورتیں بچے ساحل سمندر کی طرف جاتے۔ کئے یا بے زنجیر مجبور کئے جاتے۔ دھوکہ دے کر جہازوں میں بند کر کے انہیں غلام بنا لیا جاتا۔ بیماروں کی کوئی پر دہ نہ کی جاتی۔ لکھا ہے کہ ایک غلاموں کا جہاز گسی ان سے جمیکا ۱۸۴۲ میں غلام لے کر جا رہا تھا۔ اس قدر بھرا ہوا تھا کہ ۶۰ غلام رستے میں ہی مر گئے۔ کپٹن نے کافی پانی نہ ہونے کی وجہ سے ۹۶ کو سمندر میں پھینک دیا۔ ۲۶ خود ہی غرقاب ہو گئے۔ ایلیوسی سے مر گئے۔ ۱۸۷۰ پالیٹیکل سرٹری II ص ۲۵۷

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

۱۸ صدی کے نصف میں غلامی دور کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ لیکن اس تجارت کے بند ہونے سے لوپول کی تباہی یقینی تھی۔ غلامی تجارت کے دور کرنے کے لئے لوپول کے ۸ میئر نے قانون پاس کیا۔ تو دو ہزار دو ٹنٹک نے مخالفت کی۔ ۱۸۷۰ میں ریویونڈ ٹاؤس ۱۱ انگلینڈ نے غلامی جاری رکھنے کے لئے ایک ڈیکریٹ شائع کیا۔ انجیل سے بہت سے حوالے دیئے کہ جو غلامی کو جاری نہیں رکھتے وہ بائبل کے مخالف ہیں ۱۸۹۰ میں ہیٹ نے

قومی ڈسپین کی تال قدر مثال!

”جس قوم کے افراد اپنے رہنماؤں کی بات پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔ وہ لازمی طور پر ترقی کو جیا کرتی ہے۔ تنظیم اور ڈسپین اس کے لئے سب سے بڑی بنیادی شرطیں ہیں اور پاکستان والوں نے ثابت کر دکھایا ہے۔“ کہن میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو روائے ”بے سبب“ جلد ہر نے اپنی ایک عالیہ امتاعت میں پاکستان میں بندت نہرہ ویرا عظم عبارت کے شاندار استقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھے۔ اخبار نمونہ کو لکھا ہے۔

موتیے پر مہمان مہتری کی یہ عورت افزائی اور خصوصاً پاکستانیوں کی طرف سے جو صرف چند دن پہلے تک ہندوستان اور اس کے لیڈروں کو اپنا سب سے بڑا دشمن تصور کرتے تھے۔ ہر ہندوستان کے لئے فخر کی بات ہوئی۔ کیونکہ یہ عورت افزائی ہے جس کی مساندگی بھارت نہرہ کر رہے ہیں اور اس میں ہمارے لئے ایک سبق پنہاں ہے۔ اقلیتوں کے متعلق ہند اور پاکستان سے پیشتر دونوں ملک جنگ کے درد و آزار سے پرکھ گئے تھے۔ اور پاکستان کے اخبارات پچھلے سے چھوٹا لنگی در کر اور بڑے سے بڑے ذمہ دار لیڈر سب میدان جنگ میں فیصلہ کرنے کے خواہاں تھے۔

مگر ایک ایک کا مثالی گیارہ پاکستان کیس نے اپنا سب و لہجہ بدل دیا۔ ریڈیو کی زبان بدل گئی اور ہم بھی جنہیں ہندوستان میں سے نفرت کو ناہمی سکھایا گیا تھا۔ ایک ایک بدل گئے۔ یہ قومی ڈسپین کی قابل قدر مثال ہے۔ اور ہمیں اس سے سبق سکھنا چاہیے۔ جس قوم کے افراد اپنے رہنماؤں کی بات پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔ وہ لازمی طور پر ترقی کو جیا کرتی ہے۔ تنظیم اور ڈسپین کسی انجمن یا قوم کی ترقی کے لئے سب سے بڑی بنیادی شرطیں ہیں۔ اور پاکستان والوں نے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ان میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

مگر اس کے برعکس جب ہم اپنے ہاں نگاہ ڈالتے ہیں تو بالو سی اور تاریخی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ہندوستان نے پاکستان کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اچھا یا برا اس کا جو اب قوت کی دیکھ لیکن بحیثیت قوم ہمارا فرض ہے کہ جب ہمارے رہنماؤں نے معاہدہ کر لیا ہے۔ تو ہم ان کی بات پر پھول چڑھا میں میرا درپیش کا نقطہ نظر یہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے دو ہنگامی دوزخوں نے اسٹیفی ایسے دیا۔ اور انہوں نے سر ڈرائیو کی پروا نہ کی اور نہ ڈاکٹر راجد پریشو کی۔ بلکہ علیحدگی اختیار کر لی۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ ہندوستان میں واقعی ایک ایسا مفہم موجود ہے جو پاکستان کے ساتھ صلح کرنا ہی نہیں چاہتا۔ یہاں ہندوستان کے بہترین مفاد کے خلاف نہیں بلکہ اس طرح ہمارے چند اخبارات ایسے بھی ہیں۔ جو بنگالی دوزخوں کے ذریعہ نگاہ کی تائید کر رہے ہیں۔ اور ان کے رد میں کو حق بجانب قرار سے سے میں حلالہ کہ اس واقعہ پر تبصرے اب تک بند ہو جائے چاہئیں۔ انہوں نے اسٹیفی ایسے زیادہ منظور ہو گیا۔ اور قصہ ختم۔ مگر ایسا ہی ہوا۔ بات کی خواہ مخواہ طول دیا جا رہا ہے۔ تاکہ کل کلان کو مخالف کہہ سکیں۔ کہ ہندوستان اس معاہدہ پر عمل درآمد کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ جس کا ثبوت ان اخباروں کے اقتباسات سے مل سکے گا۔

امریکہ ایک صنعتی انقلاب کے دروازے پر کھڑے ہے۔ نیویارک ۱۲ مئی ایک زبردست حساب دان نے کہا ہے کہ امریکہ ایک دوسرے صنعتی انقلاب کے دروازے پر کھڑا ہے جو خود بخود کام کرنے والی مشینوں کے وجود میں آنے سے رونما ہو گا۔ ساہو سٹس انسٹیٹیوٹ آف میکینالوجی کے ڈاکٹر اڈورٹ ڈیئر نے بتایا کہ اگر امریکین نے اسکے لئے خود تیار کی گئی ترقی کر سکیں تو اس کے ٹوٹ جانے کے ایک وسیع عمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور روزگار کی وجہ سے بڑی تعداد میں شہروں کی آبادی دیہاتوں میں منتقل ہو جائے گی۔ (اسٹار)

سر دار ابراہیم کا عزم مظفر آباد
 راولپنڈی ۱۲ مئی۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خاں اس ہفتہ عازم مظفر آباد ہو جائیں گے۔ صدر آزاد کشمیر اپنے حیدرآباد ٹرے سے زیادہ عرصہ تک خیر حاضر رہے تو قریب سے کہ اب وہ وہاں ایک ماہ تک رہیں گے۔ (اسٹار)

عراقی مہری دوستی سے ایک باب کا آغاز ہو گا
 بغداد ۱۲ مئی بغداد کے اخبار ”لیو الاقتدال“ نے مصر اور عراق کے اہل کرتے ہوئے کہ وہ اچھے تعلقات برقرار رکھیں لکھا ہے کہ عربوں کی رائے میں فلسطین کا مستقبل ان دونوں ملکوں کے اتحاد پر منحصر ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ یہ دوستانہ تعلقات عرب لیگ کی سیاسی راولپنڈی ۱۲ مئی۔ یہاں حکومت آزاد کشمیر کے حلقوں سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان کے وزیر امور کشمیر مشتاق احمد گرامی اور صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم خاں نے تازہ طور پر آئندہ ماہ کے اوائل میں کسی وقت پونچھ کے علاقہ کا دورہ کریں گے۔

توقع ہے کہ دونوں لیڈر اس علاقہ میں ایک ہفتہ گزاریں گے۔ (اسٹار)

ہم کیٹی کے اجلاس میں بھی قائم رکھے جائیں تاکہ یہ دونوں ملک اپنی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز کریں۔ جس کی بنیاد زیادہ منظم دوستی پر قائم ہو۔ سیکرٹری تمام حلقہ فہمیوں کے دورہ ہو جانے کے بعد عراق اور مصر تمام عرب ممالک پر منتفق ہونے میں دشواری محسوس نہ کریں گے۔ (اسٹار)

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ مفت - عبداللہ الدین کھٹک آبادی

دواخانہ خدمت خلق

خاک کھانسی دمہ کا تیر ہفت علاج
 قیمت یکصد گولی دو روپے

حب کشک قیمت یکصد گولی دو روپے
 دواخانہ کھانسی دمہ کا تیر ہفت علاج کے اجابت ہوتی اور جگر اور انٹریاں صاف ہو جاتی ہیں۔ قیمت ایک روپے صرف ۳۰

حب عقرا نی قیمت ایک روپے
 طبی کھانسی کا بہترین مفید علاج۔ قیمت آٹھ آنے دو روپے

اکسیرل قیمت ایک روپے
 چند خوراک سے سہل کے باوجود کو بے اثر ہوتا تھا مفید پڑنے لگتا ہے۔ قیمت ایک ماہ خوراک - ۱۲/۱۲

نمک سلیمانی قیمت ایک روپے
 قیمت ایک روپے آٹھ آنے

دواخانہ خدمت خلق ریلوے صلیب جھنگ ریلوے پاتن

اکسیرل صغیرہ فی تولہ چلا آنے
 کھانسی کا بہترین علاج حیرت
 قیمت ایک روپے

حب عقرا نی قیمت ایک روپے
 طبی کھانسی کا بہترین مفید علاج۔ قیمت آٹھ آنے دو روپے

اکسیرل قیمت ایک روپے
 چند خوراک سے سہل کے باوجود کو بے اثر ہوتا تھا مفید پڑنے لگتا ہے۔ قیمت ایک ماہ خوراک - ۱۲/۱۲

نمک سلیمانی قیمت ایک روپے
 قیمت ایک روپے آٹھ آنے

دواخانہ خدمت خلق ریلوے صلیب جھنگ ریلوے پاتن

دعائے نعم البدل

برادرم جو بوری حنیف احمد صاحب انگریز ہیں
 دہلی بوری کا چھوٹا بچہ انتقال کر گیا ہے۔

بچہ نہایت بونہار تھا۔ احباب بچہ کے والدین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل سے لواڑے آئیں

دعا کار لیسٹر الدین - لاہور

درخواست دعا

میں ایک ہفتہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔
 ابھی تک پورا افاقہ نہیں ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ جو لا کر ہم مجھے صحت کاملہ و معاملہ عطا فرمائے۔

جو بوری حنیف احمد صاحب

کراچی میں حیدر دوا سازی کا خانہ قائم کیا جائے گا!

کراچی ۱۲ مئی۔ تمام مفرد اوزیر اور کیمیا کی مرکبات حاصل کرنے اور جدید طریقوں سے خصوصی طبی اوزیر تیار کرنے کے لئے کراچی میں عنقریب حیدر دوا سازی کا خانہ قائم ہونے والا ہے۔

مزدوری فی عملہ پہلے ہی رکھ لیا گیا ہے۔ سولہ روپے کے مصافحات میں زندگی کے مقام پر کارخانہ کی عمارت کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ کارخانہ کے دیگر مطلوبہ مشینوں کے لئے یورپی ممالک کو آرڈر دیر سے گئے ہیں۔

الفضل میں ایشیا روٹریا کلید کامیابی ہے

تربیاق اھل جن کے بچے فوت ہو جاتے ہوں یا حمل گر جاتے ہوں اکسیر
 قیمت فی بیسی ۲/۸ روپے
 دواخانہ نور الدین جو ہاں بلڈنگ

